59965 ـ چچا کے بیٹے سے محبت کرتی ہے اور والد اس سے شادی کرنے سے اس لیے انکار کرتا ہے کہ وہ شادی شدہ ہے

سوال

میری عمر سولہ برس ہے میں نے اپنی تعلیم ختم کر کے اپنی والدہ سے گھریلو کام کاج اور خاوند کے متعلقہ امور سیکھنا شروع کر دیے ہیں، یہ میرے ارادہ سے ہی ہوا کسی نے مجھ پر جبر نہیں کیا.
میرا ایك چچازاد ہے جس کی عمر بتیس برس ہے اور وہ شادی شدہ بھی ہے، اس کا اخلاق بھی اچھا ہے اور دیندار بھی ہے اور مالی حالت بھی اچھی ہے، میں اس سے جنون کی حد تك محبت کرتی ہوں، اور کسی دوسری کے لیے اس سے محبت کرنے کو مباح نہیں کرتی.
میرے چچا کے بیٹے نے دوسری شادی کرنا چاہی اور میرا نصیب کہ اس نے سب لڑکیوں میں مجھے ہی اختیار کیا، اور اس وقت میری محبت کے بارہ میں جانا میں نے سب کو کہہ دیا کہ میں اس سے محبت کرتی ہوں اور اس کی دوسری بیوی بننے پر موافق ہوں.
اور حقیقتا اس نے آ کر میرے والد سے میرا رشتہ طلب کیا لیکن میرے والد نے انکار کر دیا، اور مجھے کہنےلگے: میں آپ کی شادی کسی شادی شدہ مرد سے نہیں کرونگا، تم ابھی چھوٹی عمر کی ہو اور اپنی مصلحت کو نہیں پہچانتی، میرے چچا کے بیٹے نے ابھی اس کو تسلیم نہیں کیا اور ابھی تك وہ میرے ساتھ شادی کرنے پر اصرار کر رہا ہے، لیکن پہلے کی طرح وہ ہمارے گھر نہیں آتا، تا کہ کوئی فضول بات نہ ہو اور مجھے اور باقی سب کو تنگی کا سامنا نہ کرنا پڑے، لیکن وہ عادت کے مطابق گھر میں آتا اور ڈرائنگ روم میں میرے دادا اور چچاؤں کے ساتھ بیٹھتا ہے.
یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ میں اسے روزانہ دیکھتی ہوں لیکن وہ مجھ سے بات نہیں کرتا، میں دین پر عمل کرنے والی ہوں اور جانتی ہوں کہ ایك بالغ شخص اللہ کے سامنے اپنے اعمال کا جواب دینے والا ہے اور ہر چیز کا محاسبہ ہونا ہے، اور میرے والد کو یہ حق نہیں کہ وہ اس چیز کو حرام کرے جسے اللہ نے حلال کیا ہے.
حدیث میں ہے: " جب تمہارے پاس ایسا شخص آئے جس کے دین اور اخلاق کو تم پسند کرتے ہو تو تم اس کے ساتھ (اپنی لڑکی کا) نکاح کر دو، اگر ایسا نہیں کرو گے تو زمین میں بہت زیادہ فتنہ و فساد بپا ہو گا "
برائے مہربانی آپ اس کا جواب دیں اور کوئی نصیحت کریں کہ میں اپنےوالد کی نافرمانی کیے بغیر کیا کروں، اور میرا چچا زاد بیٹا کیا کرے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اللہ سبحانہ و تعالی نے جو احکام مشروع کیے ہیں ان میں بہت حکمت پائی جاتی ہے، اور ان احکام میں یہ بھی شامل ہے کہ شادی میں ولی کی موافقت اور رضامندی نکاح صحیح ہونے کی شرط ہے، اور اس معاملہ کو اللہ نے عورت کے سپرد نہیں چھوڑا کہ ولی کے بغیر وہ خود ہی اپنا نکاح کر لے.

آپ دیکھیں کے بعد عورتیں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتی خاص کر جب وہ چھوٹی عمر کی ہوں، یا پھر احکام اور شریعت مطہرہ کی حکمتوں سے جاہل ہوں، لیکن بہت جلد سب کے سامنے واضح ہو جاتا ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے جو مشروع کیا ہے اس میں انتہائی حکمت سے پر ہے.

مثلا: جب یہ عورت بڑی ہو جاتی اور شادی کر لیتی ہے اور اس کی بیٹیوں میں سے کوئی بیٹی شادی کی عمر کو پہنچ جائے تو کیا یہ راضی ہوتی ہے کہ اس کی بیٹی جسے چاہے والدین کی رضامندی کے بغیر شادی کے لیے اختیار کر لے ؟

یقینا مومن اور عقلمند عورتیں یہ جانتی ہیں کہ اگر ایسی کام ہوتا تو اس کے باعث معاشرے میں بہت زیادہ خرابیاں پیدا ہو جاتیں، اور اللہ محفوظ رکھے کہ یہ چیز اللہ کی شرع میں ہو.

اور جو کوئی بھی اپنے خیالات سے سوچتا ہے تو اس کی یہ سوچ ناقص عقل کے ساتھ ہے، اسی لیے ولی کی موافقت کو واجب اور ضروری قرار دیا گیا ہے؛ کیونکہ وہ عورت سے زیادہ صحیح اور اچھا و بہتر تلاش کرنے کی صلاحیت و استطاعت رکھتا ہے.

کتنی ہی عورتیں ہیں جنہوں نے اپنے گھر والوں کی موافقت کے بغیر شادی کی تو وہ اس پر نادم ہوئیں، اور کتنے ہی ایسے گھر تباہ ہوئے جو اس سلسلہ میں اللہ کے حکم کو پامال کر کے بسائے گئے.

اور اس وقت شریعت اولیاء کو یہ بھی اجازت نہیں دیتی کہ وہ اپنی بیٹیوں پر اپنا حکم زبردستی ٹھونسیں، اور اللہ سبحانہ و تعالی نے اولیاء پر اپنی بیٹیوں کو شادی سے روکنا حرام کیا ہے لیکن یہ تحریم اس حال میں ہے جب مناسب اور کفؤ اور دین اور اخلاق سے بھرپور پختہ رشتہ آئے اور لڑکی اس رشتہ پر راضی ہو تو اس سے شادی کرنے سے روکا جائے.

لیکن اگر ایسا رشتہ نہ آئے جو کفؤ اور مناسب ہو تو باپ کو اس رشتہ سے انکار کرنے کا حق حاصل ہے، اور وہ اس انکار پر اجروثواب کا حقدار ہوگا، چاہے عورت ساری زندگی ہی بغیر شادی کے رہے.

اور والد کے لیے یہ بھی جائز نہیں کہ وہ اپنی بیٹی ایسے شخص سے شادی پر مجبور کرے جس سے وہ نکاح کرنا

پسند نہیں کرتی اور اس میں رغبت نہیں رکھتی، اور اگر باپ ایسا کرتا ہے تو وہ گنہگار ٹھرےگا، اور اگر جبر ثابت ہو جائے تو عورت کو نکاح فسخ کرنے کا مطالبہ کرنے کا حق ہے.

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا:

اللہ آپ کی حفاظت فرمائے، آپ کو علم ہے کہ عورتیں دین اور عقل میں ناقص ہیں، یہاں ایک مسئلہ پیش کیا جاتا ہے کہ جب عورت کسی غیر صالح شخص کو اختیار کر لے اور اس کے والد نے جس شخص کو اختیار کیا ہو وہ نیک و صالح ہو تو کیا لڑکی کی رائے پر عمل کیا جائیگا یا کہ اسے اس شخص سے شادی کرنے پر مجبور کیا جائیگا جسے والد نے اختیار کیا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" جس شخص سے والد اس کی شادی کرنا چاہتا ہے اس سے لڑکی کو شادی کرنے پر مجبور کرنا جائز نہیں اگرچہ وہ شخص نیک و صالح ہی کیوں نہ ہو؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" کنواری لڑکی کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر نہیں کیا جائیگا، اور نہ ہی شادی شدہ عورت کا نکاح اس کے مشورہ کے بغیر کیا جائیگا "

اور مسلم شریف کے الفاظ ہیں:

" کنواری لڑکی سے اس کا باپ اس کے متعلق اجازت لے گا"

رہا مسئلہ اس کی شادی ایسے شخص سے کرنی جس کا دین اور اخلاق پسند نہیں تو یہ بھی جائز نہیں، اس کے ولی کو چاہیے کہ وہ اس سے شادی نہ کرے اور اسے کہے کہ میں اس شخص سے شادی نہیں کرونگا جس سے تم شادی کرنا چاہتی ہو اگر وہ نیک و صالح نہیں ہے.

اور اگر قائل یہ کہے کہ:

" اگر عورت اس شخص سے ہی شادی کرنے پر اصرار کرے تو ؟

اس کا جواب یہ ہے کہ: ہم اس شخص سے اس کی شادی نہیں کرینگے، اور اس کا ہم پر کوئی گناہ نہیں ہوگا.

جی ہاں اگر انسان کو خرابی کا خدشہ ہو وہ یہ کہ اس عورت اور اس شخص جس کا رشتہ آیا ہے کے درمیان ایسا فتنہ اور خرابی ہو جائے جو عفت و عصمت کے منافی ہو.

اور یہاں اس شخص سے اس کی شادی کرنے میں کوئی مانع نہیں، یہاں ہم اس کی شادی اس لیے کر رہے ہیں کہ فساد اور خرابی سے دور رہا جائے.

دیکھیں: مجموعۃ اسئلۃ تھم الاسرۃ المسلمۃ (42).

دوم:

والد کے لیے واجب اور ضروری ہے کہ وہ اپنی بیٹی کے لیے اچھا اور صالح قسم کا خاوند اختیار کرے، اور اس کے لیے جائز ہے کہ شادی شدہ ہونے کی بنا پر اس رشتہ سے انکار کر دے، اگرچہ وہ شخص عدل و انصاف کرنے پر بھی قادر ہو؛ اس معاملہ میں ایسی کوئی چیز نہیں جو ولی پر گناہ واجب کرتی ہو؛ کیونکہ ولی کے جائز ہے کہ وہ اپنی بیٹی کے نکاح میں خاوند پر شرط رکھ سکتا ہے کہ وہ دوسری شادی نہیں کریگا.

صحیح قول کے مطابق یہ شرط مباح ہے، اور خاص کر ایك سے زائد بیویوں والے بہت ہی ایسے ہیں جو عدل و انصاف اور محبت کرتے ہوں اور اولاد کی اچھی تربیت کریں.

سنن نسائی میں ہے کہ ابو بکر اور عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کا رشتہ مانگا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" وہ چھوٹی ہے "

چنانچہ جب علی رضی اللہ تعالی عنہ نے رشتہ طلب کیا تو آپ نے ان سے شادی کر دی "

سنن نسائی حدیث نمبر (3221).

اس سے یہ معلوم ہوا کہ اگر ولی دیکھے کہ رشتہ اس کی بیٹی کے مناسب نہیں اور وہ دین اور اخلاق والا بھی ہو، یا پھر وہ اس کی بیٹی اور اپنی بیویوں کے مابین عدل نہ کر سکتا ہو، ممنوع یہ ہے کہ اخلاق اور دین والے کو رد کر کے فاسق و فاجر کو قبول کیا جائے.

اور آپ کو حق نہیں کہ آپ اللہ کی شریعت کی مخالفت کرتی پھریں اور ولی کے بغیر شادی کر لیں، اگر ایسا نکاح ہو جائے تو یہ نکاح باطل ہوگا، اور اسی طرح آپ کے لیے یہ بھی جائز نہیں کہ آپ اپنے چچا کے بیٹے سے بات چیت کریں اور اس سے خط و کتاب کرتی پھریں، یا کسی دوسرے اجنبی مردوں سے اور نہ ہی آپ کے لیے اسے دیکھنا جائز ہے؛ کیونکہ وہ آپ کے لیے اجنبی اور غیر محرم ہے، اور یہ بھی جائز نہیں کہ آپ لوگوں کو بتائیں کہ اس یا کسی اور شخص سے محبت کرتی ہیں.

یہ چیز عورت کو عیب دار بناتی ہے، اور اس کے لیے ایسا کرنا حرام ہے، اس لیے آپ اسے چھپا کر رکھیں حتی کہ اللہ تعالی آپ کی اپنے چچا کے بیٹے سے شادی میں آسانی پیدا کرے، یا پھر آپ کو اس کا نعم البدل عطا فرمائے.

ہمیں بہت تعجب ہوا کہ آپ نے اپنے سوال کے آخر میں بتایا ہے کہ آپ " دین کا التزام کرتی ہیں" اور آپ نے سوال کی ابتدا میں کہا ہے کہ اس شخص سے آپ جنون کی حد تك محبت کرتی ہیں!

دین کا التزام کرنے والی عورت اور دین پر چلنے والے مرد کا یہ حال نہیں ہوتا، ہو سکتا ہے کوئی مرد کسی عورت یا کوئی عورت کسی مرد سے محبت کرے، لیکن یہ محبت اس درجہ تك اس میں ہی پائی جاتی ہے جس کا ایمان ناقص ہو، اور وہ عقلی طور پر بےوقوف ہو؛ اور اسے اس درجہ تك نہیں جانا چاہیے کہ وہ اس کو پسند کرنے لگے اور اس سے نکاح کی رغبت رکھے.

اگر تو حاصل ہو تو بہتر, وگرنہ دونوں کے لیے ہی جائز نہیں کہ وہ اس معاملہ مشغول ہو جائیں حتی کہ ان کی عقل پر ہی پردہ پڑ جائے، اور ان کی صحیح سوچ ختم ہو کر رہ جائے، جنونی محبت کے قصے بہت ہی المناك ہیں جو ایسا کرنے والے کو پاگل کر دیتے ہیں، یا پھر فحاشی میں ڈال دیتے ہیں، یا معشوق کے دین میں داخل ہونے کے لیے اپنا دین تك چھوڑ دیتے ہیں، اور ہم آپ کو اس سب سے دور کرتے ہیں.

اس لیے آپ صبر کریں حتی کہ اللہ سبحانہ و تعالی آسانی پیدا فرمائے، اور آپ اپنے گھر والوں کی بات کو سنیں اور اس پر عمل کریں، اور ان کی مخالفت مت کریں، اور آپ کو کثرت سے ایسے اعمال کرنا چاہیں جن سےایمان قوی اور زیادہ ہوتا ہے اور تقو حاصل ہو.

اور اپنے دل کو اللہ اور اس کے دین اور اطاعت و فرمانبرداری کی محبت سے معمور کریں، اور اللہ تعالی سے اپنے لیے نیک و صالح خاوند کاسوال کریں، اور یہ یاد رکھیں ۔ ان شاء اللہ ۔ کہ آپ کی بھی بیٹیاں ہونگی لہذا اپنے لیے اس پر راضی مت ہوں جو آپ اپنی بیٹیوں کے لیے پسند نہ کرتی ہوں.

واللہ اعلم .